صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث امام المحدثین

محدث الاعظم ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال رسول الله ﷺ إنما الأعمال بالنيات

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صحیح بخاری

جلد پنجم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب : صحیح بخاری شریف

مترجم : حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ

ناشر : مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

سن اشاعت : ۲۰۰۴ء

تعداد اشاعت : ۱۰۰۰

قیمت :

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

٣٧٢٨- حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَونٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ بنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلاَّ وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ لَقَدْ خِبْتُ إِذاً وَضَلَّ عَمَلِي. وَكَانُوا وَشَوا بِهِ إِلَى عُمَرَ قَالُوا: لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي)).

(٣٧٢٨) ہم سے ہاشم نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا' کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا' ان سے اسماعیل نے' ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ عرب میں سب سے پہلے اللہ کے راستے میں' میں نے تیراندازی کی تھی۔ (ابتداء اسلام میں) ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ درخت کے پتوں کے سوا کھانے کے لئے بھی کچھ نہ ہوتا تھا۔ اس سے ہمیں اونٹ اور بکریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی۔ یعنی ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اب بنی اسد کا یہ حال ہے کہ اسلامی احکام پر عمل میں میرے اندر عیب نکالتے ہیں (چہ خوش) ایسا ہو تو میں بالکل محروم اور بے نصیب ہی رہا اور میرے سب کام برباد ہو گئے۔ ہوا یہ تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سعد رضی اللہ عنہ کی چغلی کھائی تھی' یہ کہا تھا کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھتے۔

١٦- بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ ﷺ. مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ

باب نبی کریم ﷺ کے دامادوں کا بیان ابوالعاص بن ربیع بھی ان ہی میں سے ہیں

٣٧٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: ((إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَزْعُمُ قَومُكَ أَنَّكَ لاَ تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ: ((أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا. وَاللهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ

(٣٧٢٩) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا' کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' ان سے زہری نے بیان کیا' کہا مجھ سے علی بن حسین نے بیان کیا اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیغام نکاح دیا۔ اس کی اطلاع جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر (جب انہیں کوئی تکلیف دے) کسی پر غصہ نہیں آتا۔ اب دیکھئے یہ علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرمایا۔ میں نے آپ کو خطبہ پڑھتے سنا' پھر آپ نے فرمایا' امابعد میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (زینب رضی اللہ عنہا کی' آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی) شادی کی تو انہوں نے جو بات بھی کہی اس میں وہ سچے

رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ)). فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ)).
وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِسْوَرٍ ((سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي)).

اترے اور بلاشبہ فاطمہ بھی میرے (جسم کا) ایک ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے۔ خدا کی قسم' رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ تعالیٰ کے ایک دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے اس شادی کا ارادہ ترک کر دیا۔
محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب سے یہ اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے علی بن حسین سے اور انہوں نے مسور رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے بنی عبد شمس کے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور حقوق دامادی کی ادائیگی کی تعریف فرمائی۔ پھر فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات بھی کہی سچی کہی اور جو وعدہ بھی کیا پورا کر دکھایا۔

تشریح حضرت ابوالعاص مقسم بن الربیع ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب ان کے نکاح میں تھیں۔ بدر کے دن اسلام قبول کر کے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ آنحضرت ﷺ سے سچی محبت رکھتے تھے۔ جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کی فضیلت کے لئے یہ کافی ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے ان کی وفاداری کی تعریف فرمائی۔ جب حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا یہ حال ہے تو پھر علی رضی اللہ عنہ سے تعجب ہے کہ وہ اپنا وعدہ کیوں پورا نہ کریں۔ ہوا یہ تھا کہ ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ ان کے رہنے تک میں دوسری بیوی نہ کروں گا۔ اس شرط کو ابوالعاص نے پورا کیا۔ شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی شرط کی ہو۔ لیکن جویریہ کو پیام دیتے وقت وہ بھول گئے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ نے عتاب کا یہ خطبہ پڑھا تو ان کو اپنی شرط یاد آ گئی اور وہ اس ارادے سے باز آئے۔ بعض نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی کوئی شرط نہیں ہوئی تھی لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بڑے رنجوں میں گرفتار تھیں۔ والدہ گزر گئیں' تینوں بہنیں گزر گئیں' اکیلی باقی رہ گئی تھیں۔ اب سوکن آنے سے وہ پریشان ہو کر اندیشہ تھا کہ ان کی جان کو نقصان پہنچے۔ اس لئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر عتاب فرمایا تھا۔ (وحیدی)

١٧- بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ

وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا))

باب رسول کریم ﷺ کے غلام حضرت زید بن حارثہ کے فضائل کا بیان

اور حضرت براء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا کہ حضور ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا' تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو۔

تشریح حضرت زید بن حارثہ کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ ان کی والدہ سعدیٰ بنت ثعلبہ ہیں جو بنی معن میں سے تھیں آٹھ سال کی عمر میں حضرت زید کو ڈاکوؤں نے اغواء کر کے مکہ میں چار سو درہم میں بیچ ڈالا۔ خریدنے والے حکیم بن حزام بن خویلد تھے جنہوں نے ان کو خرید کر اپنی پھوپھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو دے دیا۔ آنحضرت ﷺ سے شادی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کر دیا۔ ابتدا میں ان کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور ان کا نکاح اپنی آزاد کردہ لونڈی ام ایمن سے کر دیا تھا جن سے اسامہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ اس کے بعد زینب بنت جحش سے ان کا نکاح ہوا۔ آیت قرآنی ﴿ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا ﴾ (الاحزاب : ٣٧)' میں ان ہی کا نام مذکور ہے۔ غزوۂ موتہ میں بعمر ۵۵ سال ٨ ہجری میں امیر لشکر کی حیثیت سے شہید کر دیئے